New Edition

92 Publishing House

SRM
اضافی مطالعاتی مواد

اُفُق

Urdu Series for Pre-O-Level

ساتویں جماعت کے لیے

شاذیہ اسلام

قیمتی سرمایہ

(مرزا ادیب)

وہ ایک چھوٹا سا گاؤں تھا، جہاں بارش سے ہر طرف پانی ہی پانی جمع ہو گیا تھا۔ دن کے بارہ بجے ہلکی ہلکی بارش ہونے لگی تھی مگر جب تیسرا پہر شروع ہوا تو مینہ نے مُوسلا دھار بارش کی صورت اختیار کرلی۔ شام ہوتے ہوتے آندھی بھی چلنے لگی تھی۔ مصیبت یہ ہوئی کہ تُند و تیز جھونکوں کی وجہ سے بجلی کے تار ٹوٹ گئے اور گاؤں کے پکے مکانوں کے اندر جو بلب جل رہے تھے، وہ بُجھ گئے البتہ کچے گھروں میں لالٹینیں جلتی رہیں۔ مستری اللہ رکھا کے گھر میں بھی لالٹین جل رہی تھی اور اس کی روشنی میں مستری اللہ رکھا کی بیوی مُرادو بار باراُٹھ کر اپنی بیمار بیٹی صفیہ کی چارپائی کے پاس جا کر اُسے دیکھتی تھی کہ جاگ رہی ہے یا سو رہی ہے۔

صفیہ دن کے وقت تو ہنستی بولتی رہتی تھی، مگر کئی راتوں سے اُس کا یہ حال ہو گیا تھا کہ نیند اس کی آنکھوں میں آتی ہی نہ تھی۔ آتی بھی تھی تو ایک آدھ گھنٹے یا اُس سے کچھ زیادہ وقت گزرنے پر اُڑ جاتی تھی۔ اُس رات تو اُسے بخار بھی ہو گیا تھا۔ مُرادو، بیٹی کے ماتھے پر ہاتھ رکھتی تو یہ دیکھ کر بے قرار ہو جاتی کہ بخار پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ ماتھا پہلے سے زیادہ گرم محسوس ہوتا تھا۔ مستری اللہ رکھا گھر میں نہیں تھا۔ اُسے شہر میں ایک مکان بنانے کا کام مل گیا تھا۔ وہ دو دن سے وہیں تھا اور یہ کہہ کر گیا تھا کہ زیادہ سے زیادہ دس روز تک واپس آجائے گا اور ابھی آٹھ دن باقی تھے۔ وہ عام طور پر شہر جا کر کام کرتا تھا۔ اُس کی عدم موجودگی میں ماں بیٹی کو کسی قسم کی تکلیف نہیں رہتی تھی۔ سودا سلف، مرادو خود بازار جا کر خرید لاتی تھی اور صفیہ ہر کام میں اس کی پوری پوری مدد کرتی تھی۔

بارش ہو رہی تھی، آندھی بھی چل رہی تھی۔ مُرادو یہ سوچ کر اپنی چارپائی پر لیٹ گئی تھی کہ صفیہ سو رہی ہے۔ وقت ایک گھنٹے سے زیادہ گزر چُکا تھا۔ مُرادو کے دل میں یہ شُبہ پیدا ہوا کہ کہیں اُس کی بیٹی جاگ نہ اُٹھی ہو یا تیز بخار کی وجہ سے بے ہوش ہی نہ ہو گئی ہے۔ وہ اُٹھی، آہستہ سے اپنا دایاں ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھا۔ یک لخت اُسے احساس ہوا گویا اُس نے گرم توا چھو لیا ہو۔

”صفو!“ ماں کی گھبرائی ہوئی آواز بمشکل اُس کے حلق سے نکلی۔

”جی اماں۔“ صفیہ بڑی کمزور آواز میں بولی۔

”بخار بڑا تیز ہے.....“

”کوئی بات نہیں اماں! بس ......ذرا......پانی۔“ صفیہ نے جلدی سے کہا۔

مُرادو نے مٹی کے گھڑے سے گلاس میں پانی ڈالا۔ بیٹی کی طرف جاتے ہوئے لالٹین کی لَو اُوپر کر دی اور اُدھر چلی، جہاں صفیہ اُٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔

”ماں صدقے، پی لو۔“

صفیہ نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے گلاس تھامنے کی کوشش کی۔ کچھ پانی اس کا کُرتا گیلا کر گیا۔ مُرادو نے جلدی سے گلاس اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس کا کنارا بسم اللہ پڑھتے ہوئے صفیہ کے ہونٹوں سے لگا دیا۔ ایک ہی گھُونٹ پی کر صفیہ نے منہ پیچھے ہٹا دیا۔

(۹) صفیہ کا بُخار، دوا کھائے بغیر ہی اُتر گیا۔کیسے؟

سوال۲: اس کہانی میں آپ کے لیے ایک اخلاقی نصیحت پوشیدہ ہے۔اپنے الفاظ میں لکھیے۔

سوال۳: مندرجہ ذیل کے معانی لکھیئے اور جُملے بنایئے۔

الفاظ	معانی	جُملے
مُوسلادھار		
بے قرار		
عدم موجودگی		
مُصر		
ٹِکٹکی باندھ کر		
پُشت		
جھلک		
خواہ مخواہ		
صُبحِ صادق		
ایثار		
یک لخت		
بیک وقت		

سوال۴:(الف) سبق میں سے کوئی سے دس فعلیہ جُملے چُن کر لکھیئے۔

سوال۷:(الف) خانے میں دیئے گئے محاورات لکھ کر جُملے مکمل کریں۔نیز استعمال کیے گئے محاورے کا مفہوم بھی قوسین میں لکھیئے۔

مُنہ مانگے دام وصول کیے	کڑی سزا دوں گی	کتَرانے لگا ہوں	سِٹّی گُم ہوگئی
دنگ رہ جانا	ایک آنکھ نہیں بھاتا	آن کی آن میں	دل دہل گیا

- ✴ اپنی بُری عادات کی وجہ سے وہ کسی کو بھی ______ ( ) ( )
- ✴ خراب موسم کی وجہ سے ٹیکسی ڈرائیور نے ______ ( ) ( )
- ✴ آئندہ تم نے گالی دی تو میں تمہیں ______ ( ) ( )
- ✴ اُس کی اچانک موت کی خبر سُن کر میرا ______ ( ) ( )
- ✴ اُس گلی میں اتنے کُتے ہیں کہ میں وہاں جانے سے ______ ( ) ( )
- ✴ ______ تمام عمارتیں اور مکان زمین بوس ہو چکے تھے۔ ( ) ( )
- ✴ شیر کو اپنے اتنا قریب دیکھ کر شکاری کی ______ ( ) ( )
- ✴ تاج محل دیکھ کر ہر شخص ______ ( ) ( )

(ب) ایسے محاورات اور ضرب الامثال لکھیئے جن سے حیرت اور تعجب کی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔

سوال۸: اس کہانی میں آپ کو صفیہ کردار کیسا لگا؟ ایک پیرا گراف لکھیئے۔

صفیہ کا کردار

بارش کا پہلا قطرہ

(اسمٰعیل میرٹھی)

گھنگھور گھٹا تلی کھڑی تھی
پر بُوند ابھی نہیں پڑی تھی

ہر قطرے کے دل میں تھا یہ خطرہ
ناچیز ہوں میں غریب قطرہ

کیا کھیت کی میں بجھاؤں گا پیاس
اپنا ہی کروں گا ستیاناس

آتی ہے برسنے سے مجھے شرم
مٹی پتھر تمام ہیں گرم

خالی ہاتھوں سے کیا سخاوت
پھیکی باتوں میں کیا حلاوت

کس برتے پہ میں کروں دلیری
میں کون ہوں ، کیا بساط میری

ہر قطرے کے دل میں تھا یہی غم
سرگوشیاں ہو رہی تھیں باہم

کھچڑی سی گھٹا میں پک رہی تھی
کچھ کچھ بجلی چمک رہی تھی

اِک قطرہ کہ تھا بڑا دل آور
ہمت کے محیط کا شناور

فیاض و جوّاد و نیک نیّت
بھڑکی اس کی رگِ حمیت

بولا للکار کر ! کہ آؤ!
میرے پیچھے قدم بڑھاؤ

کر گزرو جو ہو سکے کچھ احساں
ڈالو مُردہ زمین میں جاں

یارو ! یہ ہِچر مِچر کہاں تک
اپنی سی کرو بنے جہاں تک

مل کر جو کرو گے جاں فشانی
میدان پر پھیر دو گے پانی

کہتا ہوں سب سے برملا میں
آتے ہو تو آؤ ، لو چلا میں

یہ کہہ کے وہ ہو گیا روانہ
دُشوار ہے جی پہ کھیل جانا

ہر چند کہ تھا وہ بے بضاعت
کی اس نے مگر بڑی شجاعت

دیکھی جُرأت جو اُس سخی کی
دو چار نے اور پیروی کی

پھر ایک کے بعد ایک لپکا
قطرہ قطرہ زمیں پہ ٹپکا

آخر قطروں کا بندھ گیا تار
بارش لگی ہونے مُوسلادھار

پانی پانی ہوا بیاباں
سیراب ہوئے چمن، خیاباں

تھی قحط سے پائمال خلقت
اس مینہ سے ہوئی نہال خلقت

جُرأت، قطرے کی کر گئی کام
باقی ہے جہاں میں آج تک کام

اے صاحبو! قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتفاق کر لو

قطروں ہی سے ہو گی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمہاری

تصویری مشق

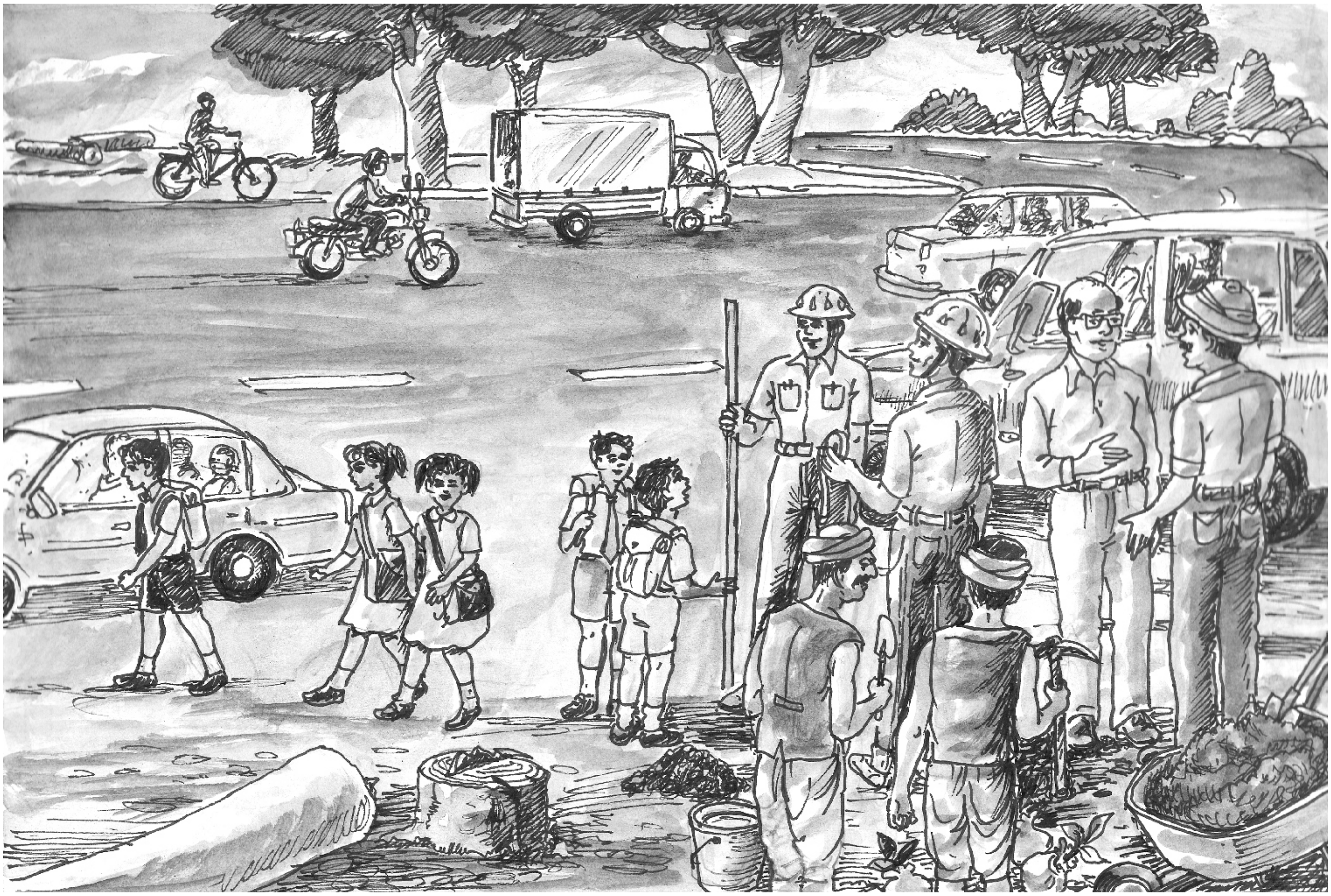

سوال۱: مندرجہ بالا تصویر میں کیا منظر نظر آ رہا ہے؟

سوال۲: محکمۂ جنگلات کیا کام انجام دیتا ہے؟

سوال۳: درختوں کی کیا اہمیت اور فائدے ہیں؟ تمام نکات ترتیب وار لکھیئے۔

سوال۴: درخت ماحول اور آب و ہوا کو بہتر بناتے ہیں۔ کیسے؟

سوال۵: کیا آپ کے سکول میں درخت اور پودے ہیں؟اگر نہیں تو آپ کو اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے؟

سوال۶: ''درخت، بچوں کی طرح ہوتے ہیں۔'' اس بات کا مطلب لکھیے۔

سوال۷: آپ کے سکول کے اساتذہ اور بڑی جماعتوں کے بچے شجر کاری کے سلسلے میں ایک مہم چلانے والے ہیں۔آپ اُن کے لیے اشتہار اور banners بنانا چاہتے ہیں۔ ذیل میں ہر بچہ اپنا ایک الگ اشتہار اور banner تیار کرے۔

سوال۴:(الف) کہانی میں سے چُن کر ''فعل ماضی'' کے پانچ جُملے لکھیئے۔

◎ ________________

◎ ________________

◎ ________________

◎ ________________

◎ ________________

(ب) مندرجہ ذیل کے جُملے بنائیے۔

چنانچہ	یقیناً	فوراً	آخرکار	اگرچہ	تاہم	بہرحال	البتہ

____

____

____

____

____

____

سوال۵: ''رموزِ اوقاف''اُن اشاروں یا علامات کو کہتے ہیں، جو کسی پیراگراف کے ایک جملے کو دوسرے جملے یا ایک حصے کو دوسرے حصے سے الگ کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اِن کے بغیر فقرات کو سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ اِنہیں''وقفہ'' بھی کہتے ہیں۔ اوقاف،وقفہ کی جمع ہے۔رموزِ اوقاف مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۔) ختمہ	(؟) سوالیہ	(:-) علامتِ تفصیلیہ	( )قوسین
('' '') واوین	(،) سکتہ	(؎)علامتِ شعر	(ع)علامتِ مصرع
	(...)حذف	(!)علامتِ مخاطب	

(الف) سبق کے پہلے صفحے پر جو رموزِ اوقاف ہیں،اُن پر سُرخ قلم سے دائرہ لگائیے۔

(ب) ذیل میں جو پیراگراف دیا جا رہا ہے، دوبارہ خوشخط لکھ کر رموزِاوقاف لگائیے۔

پیراگراف

میں آج پھر ڈاکٹر کے پاس گیا تھا اقبال نے اپنی بیوی رضیہ سے کہا جو باورچی خانے میں مصروف تھی